



اس سال کے امریکی صدارتی انتخابات کے متعلق دو امریکی ماہرین کا انٹرویو

۲۰۰۸ میں امریکی صدارتی انتخاب اس انتشار سے غیر معمولی ہے کہ ملک کے اس اعلیٰ ترین عہدے کے لیے موجودہ صدر یا نائب صدر میں سے کوئی نہیں کھڑا ہو رہا ہے۔ چاری کوک، ایڈیٹر و پبلیشر کوک پلیٹٹکل رپورٹ اور جیری ہیگ سڑوم، نیشنل جزل کے مضمون نگار ایڈیٹر نے اس موضوع پر فکر کی ہے کہ ۲۰۰۸ کے ایکیشن بیزن میں کیا کچھ ہیش آنے والا ہے۔

کیا آپ ہمیں بتا سکتے ہیں کہ امریکی اور میان القوای ناظرین اتنے پہلے سے ۲۰۰۸ کے صدارتی انتخاب کی دوڑ پر اتنی توچکیوں دے رہے ہیں اور یہ دو سماں بین امریکی انتخابات سے مختلف کیوں معلوم ہوتی ہے؟

کوک: دراصل گزشتہ ۸۰ برس میں یہ پہلا موقع ہے جب کوئی موجودہ صدر یا نائب صدر عہدہ صدارت کے لیے امیدوار نہیں ہے (پبلکن اور ڈیموکریک) دونوں پارٹیوں کے درمیان اس طرح کا کھلا مقابله واقعی غیر معمولی ہے۔

عموماً ایک طرف کوئی صدر یا نائب صدر ہوتا ہے (ایپی پارٹی کی طرف سے نامزدگی حاصل کرنے میں) آسانی سے کامیابی مل جاتی ہے یا جنہیں دو قدر امیدوار ہوتے ہیں اور دوسرا طرف بہت سارے ان کے مقابلے میں ہوتے ہیں۔ اس بارہوتوں طرف بہت سارے مقابلے ہوں گے۔ اس سال کے انتخابات واقعی دلچسپ ہوں گے۔ ہم نے ایسا پہلے کبھی نہیں دیکھا۔

ہیگ سڑوم: یہ رے خیال سے یہ انتخابی مقابلے دلچسپ اور قابل دید ہو گا اور دوسرے ملکوں کے لوگوں کے لیے بھی اہم ہو گا۔ اس کو شروع ہی سے دیکھنا بھی اہم ہے کیونکہ یہ واضح نہیں ہے کہ امیدوار کون سے ہوں گے اور یہ بھی کہ اس ایکیشن میں جیت کس کی ہوگی؟

امیدواروں نے گزشتہ انتخابات کی پہلی نسبت بہت پہلے رقم اکھا کرنی شروع کر دی ہے۔ اس کی ایک وجہ یہ ہے کہ کوئی موجودہ عہدیدار امیدوار نہیں ہے۔ کیا اس کے دلگشاہ بھی ہیں؟ کوک: دوڑوں تک رسانی پہلے کے مقابلے میں زیادہ سے زیادہ مشکل ہوتی جا رہی ہے۔ میں تیس برس پہلے تین ٹیکلی ویژن نیت ورک ہوا کرتے تھے اور آپ آسانی سے ہر کسی تک پہنچ سکتے تھے۔ لیکن اب کیبل اور سیلہائٹ ٹیکلی ویژن اور صدمہ با چینلوں اور بیتھرے دوسرے وسائل کی موجودگی میں دوڑوں تک رسانی پہلے کی نسبت زیادہ مشکل ہے۔ ان یک کوئی پیغام پہنچانا بہت مشکل ہے۔

ایک نئی شروعات

میشل آسٹین

پہلے سے زیادہ متنوع امریکی سوسائٹی، اس غیر معمولی صدارتی انتخابات کے لئے امیدواروں کی وسیع قطار پیش کرتی ہے۔



راٹے دھنگان جن میں اکثریت طلباء کی ہے، درہم نیو ہپیشائر میں ۲۰۰۳ کے صدارتی انتخابات کے دوران خود کو رجسٹر کرانے اور ووٹ ڈالنے کے لئے قطار بناتے ہوئے۔

صدراتی پرائزمری سسٹم کی تاریخ

بھیک صدراتی پرائزمری قوانین وضع کرنے والی ریاستوں کی تعداد ایک درجہ ہو گئی۔ آنے والے برس میں ان ریاستوں کی تعداد پرائزمری ووٹ کا سلسہ شروع کیا اور ۱۹۲۸ء میں پرائزمری ایکشن کرنے والی ریاستوں کی تعداد اے ہو گئی اور ۱۹۷۶ء میں ۳۰ ہو گئی۔ ۲۰۰۰ء میں اور پھر ۲۰۰۸ء میں ان کی تعداد ۳۲ ہو گئی۔ باقی ماندہ ریاستوں میں کاس ہو گئے۔ اسٹورٹ گورن۔ یا اس انفو

کے نام طبق بھی پرائزمری کوئی حق نہیں تھی۔ اور یہنے چلی ریاست تھی جس نے ۱۹۱۰ء میں صدارت کے انتخاب کا اختیار دیا گیا۔ لیکن صدراتی امیدواروں نے ترجمی پرائزمری ووٹ کا سلسہ شروع کیا اور ۱۹۱۲ء میں پرائزمری ایکشن کرنے والی ریاستوں کی تعداد ایک درجہ ہو گی۔ لیکن صدارتی امیدواروں نے ۱۹۱۰ء میں یہ نہیں کیا۔ آغاز ہوا۔ اس زمانے میں یہ نہیں کیا۔

مزید معلومات کے لئے:

<http://www.politicallibrary.org/current-primary/background.aspx>

ایلوکا کا فرست. ان. دی. نیشن اسٹیشنس

http://www.sos.state.ia.us/press/2007/2007_02_20.html

ایک ترقی پرائزمری کے پھیلاؤ کے طور پر ہے ہمیوس صدری کے آغاز پر صدراتی پرائزمری انتخابات کا آغاز ہوا۔ اس زمانے میں یہ نہیں کیا۔ حکومت کو ہم ایک پھیلانے کے لئے ان کی اصلاحی کوششوں کے طور پر پرائزمری وجود میں آئے۔ سب سے پہلے فوری یہ اسے ۱۹۰۱ء میں پہلے

ہیگ مژروہم: پہلے لوگ ہم چلانے کے لیے بڑے جلدی کرتے یا بڑے جلدی کارخانوں میں بڑے تعددات پیدا ہو گئے ہیں اور یہ تعددات کو قبول بھی کرتا ہے۔ یہیں تیس برس پہلے ان (امیدواروں) کو سمجھی گئی سے یہاں مشکل ہوتا۔ کوک: اسی سال کے اوائل میں ایک گلپ پول میں بتایا گیا تھا کہ ۹۲ فیصد امریکی کسی ایسے کوک کو فیضوں میں کام کرتے ہیں وہ اس طرح کے بڑے جلوسوں میں نہیں اکھا ہوتے اس لیے آپ کو ٹیلی ویژن اور یہ یو کے ذریعہ لوگوں تک رسائی حاصل کرنی ہوتی ہے، اس کے لیے اشتہارات باضابطہ امیدوار کو ووٹ دیں گے جو افریقی امریکی ہو گا۔ ۸۸ فیصد کسی باضابطہ خاتون امیدوار کو ووٹ دیں گے۔ ۸۸ یا ۱۲ یا ۲۰ یا ۱۶ یا ۱۴ یا ۱۲ یا ۱۰ یا ۸ یا ۶ برس پہلے یہ اعداد و شماریں پیش کیے جا سکتے تھے۔ ہمارا ملک پہلے سے زیادہ متنوع ہو چکا ہے اور یہ تعددات کو پہلے سے زیادہ قبول کرنے لگا ہے۔ ہاں اب سے پہلے بھی خاتون امیدوار ہو چکی ہیں۔ عمدہ صدارت کے لیے افریقی نژاد امریکی کھڑے ہو چکے ہیں، لیکن اصل موقع کبھی نہیں ملا۔ اس بار وہ کھڑے ہو رہے ہیں اور اصل موقع ملنے کے امکانات بھی ہیں۔ اسی سے ظاہر ہوتا ہے کہ امریکہ بدلتا ہے۔ امریکہ میں بہت سے لوگوں کو توقع ہے کہ انتخابی ہمبوں پر عراق کا اثر پڑے گا۔ اور کون سے مسائل سننے میں آ رہے ہیں؟

کوک: میں سمجھتا ہوں کہ عراق کا ایک بڑا سوال ہو گا لیکن یقین کے ساتھ نہیں کہہ سکتا۔ ہم نہیں کہہ سکتے کہ ۲۰۰۸ء کے پت جھڑک کیا صورت حال ہو گی۔ معیشت کی کیا کیفیت ہو گی اس کا سوال ہو سکتا ہے۔ ماحولیات اور عالمی حرارت کے مسائل سامنے آ چکے ہیں۔ یہ وہ مسئلہ ہے جس کو اٹھانے کے لیے کچھ لوگ ہیں تیس برسوں سے کام کر رہے ہیں لیکن بالآخر پیش و فرمسائل پر

نہیں افراد پر قیاس کرتے ہیں۔

ہیگ مژروہم: صدراتی انتخابات میں بالآخر جس چیز کی اہمیت ہوتی ہے وہ کروار ہے۔ سوال یہ ہے کہ آپ کس پر محروم کرتے ہیں؟

بھیک صدراتی نے اپنے پرائزمری ایکشن ذرا جلدی شروع کر دیے ہیں۔ گلباً ہے کہ بہت سارے ایکشن ہر فروری ہی کھوں گے۔ انتخابی ہم کے زمانے پر اس کا کیا اثر پڑے گا؟

کوک: بدسمی سے بھیکی امیدواروں کو منتخب کرنے کا پرائزمری سسٹم ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ تاکہ ان کا خاص دل ہو اور چونکہ بہت ساری ریاستوں نے ایسا کر دیا ہے اس لیے ان میں سے اکثر ریاستوں اور پیشتر لوگوں کی کوئی خاص آواز نہیں ہو گی۔ جب ۵۰ ریاستوں میں سے ۲۳ یا ۲۲، ۲۱ یا ۲۰ ریاستوں میں جن میں یونین کی بعض بہت بڑی ریاستیں شامل ہیں ایک ہی دن وہنگ ہو تو ہر ریاست کے لیے انفرادی طور پر تو جو دن بہت مشکل ہوتا ہے۔ میرا اندازہ یہ ہے کہ (بڑی پارٹیوں کے) امیدوار کوں ہوں گے یہ ہمیں ۵ فروری کے بعد نہیں تو اس کے ہنستہ بھریا یا یہی کچھ دن بعد ہو نے والے پرائزمری انتخابات کے بعد معلوم ہو سکے گا۔

ہیگ مژروہم: پہلے لوگ ہم چلانے کے لیے بڑے جلدی کرتے یا بڑے جلدی کارخانوں میں بڑے تعداد میں بڑے جلدی کرتے ہیں۔ آج ایسا نہیں کیا جاسکتا۔ آپ کو سمجھنا چاہیے کہ امریکی دفتروں میں کام کرتے ہیں وہ اس طرح کے بڑے جلوسوں میں نہیں اکھا ہوتے اس لیے آپ کو ٹیلی ویژن اور یہ یو کے ذریعہ لوگوں تک رسائی حاصل کرنی ہوتی ہے، اس کے لیے اشتہارات کے لیے رقم اکھا کرنی ہوتی ہے۔



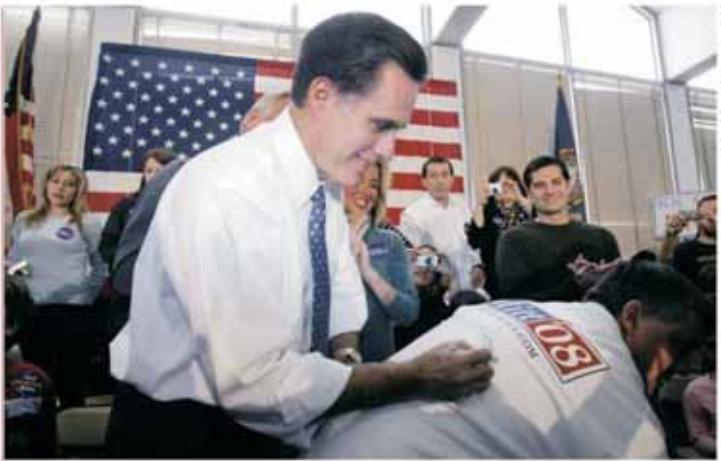
پر امید ڈیموکریٹیک صدارتی امیدوار، سنیٹر ہلبری روڈھم کلنٹن (بائیں) اور ساتھی ڈیموکریٹ سنیٹر بارک اوباما نومبر ۲۰۰۷ء میں لاس ویگاس کی یونیورسٹی اف نواہ میں ڈیبیٹ کے دوران ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے۔

کوک: امریکہ میں لوگ امیدوار۔ فرد۔ کو ووٹ دیتے ہیں تک کہ پارٹی کو۔ اس وجہ سے اس سے بہت زیادہ خرچ کرنا ہوتا ہے، بتتا کہ پارٹی میں طرز حکومت میں درکار ہوتا ہے۔

ہیگ مژروہم: ہمارے یہاں امیدواروں کو منتخب کرنے کا پرائزمری سسٹم ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ امیدوار اوقیانی کہیں سے اچانک نہدار ہو جاتا ہے۔ اسے نامزدگی حاصل کرنے کے لیے ضروری نہیں ہے کہ وہ پارٹی میں بہت عرصے سے شامل ہو گیں پرائزمری شروع ہونے سے پہلے ہمبوں تک رسائی حاصل کرنے کے لیے سرمایہ، آدمیوں اور وقت کی ضرورت ہوتی ہے۔

اس سال کے امیدوار امریکی تاریخ میں بہت متعدد معلوم ہوتے ہیں۔ کیا آپ سوچ سکتے ہیں کہ اس مرچ ایسا کیوں ہو رہا ہے اور کیا اس سے آئندہ انتخابات کے لیے کوئی مثال قائم ہوتی ہے؟

ہیگ مژروہم: میرے خیال سے اس کی ایک وجہ یہ ہے کہ معاشرہ ترقی کرتا جا رہا ہے اور اس میں



پر امید ریپبلکن صدارتی امیدوار مت رومینی ناشاوا میں ۲ جنوری ۲۰۰۸ کو ایک انتخابی مہم کے دوران اپنے ایک حامی کی شرٹ پر انوگراف دیتے ہوئے۔

ووٹ دینے والے امریکی ووڑوں کے بارے میں بعض موائزے کیے جاتے ہیں لیکن وہ دراصل مناسب نہیں ہیں۔ آپ امریکہ پر ایک نظر ڈالیے اور پھر میڈیل، کاؤنٹی، ریاستی، وفاقی، پر امریکی انتخابات، عام انتخابات اور بعض اوقات خصوصی انتخابات پر غور کیجئے۔ مختصر یہ کہ درمرے ملکوں کے لوگوں کی پہنچت زیادہ بار امریکیوں سے ووٹ ڈالنے کے لیے کہا جاتا ہے۔ لہذا امریکہ میں چھ لاکھ سے زیادہ منتخب عہدے ہیں۔ میرے خیال سے کوئی موائزہ مناسب نہیں ہوگا کیونکہ امریکی دنیا میں کسی اور علک کے لوگوں سے زیادہ بار ووٹ ڈالتے ہیں۔ اور وہ مختلف طرح کے بہت سارے ایکشنوں میں حصے ہوئے ہیں۔

ہیک سڑوم: لوگ یہ بحثتے ہیں کہ جیت کس کی ہوتی ہے اس سے فرق پڑتا ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ لوگوں میں ووٹ ڈالنے کے لیے ہر اجوش ہو گا لیکن اس کا خسارا اس پر بھی ہو گا کہ امیدوار کوں ہیں اور اس بات پر بھی کہ ہر پارٹی اپنے امیدوار کو منتخب کرنے میں واقعی موجود بوجھ سے کام لیتی ہے۔

ہم نے دیکھا ہے کہ امیدواروں کے چھپے جس طرح کے جاتے ہیں، اس میں مکالموں کا بھی ایک روں ہے خصوصاً ان غیر رسمی مباحثت میں جو وہ بپر کیے جاتے ہیں۔ آپ کیا کہتے ہیں اس سے امیدواروں کی انتخابی ہم کے طریقوں پر کتنی اثر پڑتا ہے؟

اس کے بعد ہم کی تحریک کوئی چیز بھولی رہے گی اور لوگوں کی توجہ دوستی میں دوسری چیزوں پر مرکوز رہے گی اس کے بعد پھر ہم کا سلسہ شروع ہو گا اور نومبر میں ہونے والے انتخابات تک جاری رہے گا۔

ہیک سڑوم: اب تک تو ایسا معلوم ہوتا ہے کہ آئینا کی ابتدائی میشنگیں اور نئو ہپا ٹرک کا پرانی ۵ فروری کے پر امریکی ووڑوں کو مندرجہ کرتے ہیں؟

جن ووڑوں نے ابھی کوئی رئیٹھس قائم کی ہے وہ کیا چاہے ہے یہ اور کیا ابھی کوئی اندماز ہے کہ اس دوران وہ کیا چاہیں گے؟

کوک: اون کو گردواری خلاش ہے یا ایک طرح کا اطمینان چاہتے ہیں۔ یہ ایسا ہی ہے جیسے آپ یہ فیصلہ کرنے کی کوشش کر رہے ہوں کہ اپنے گھر میں اس کو مدعاو کریں یا اگلے چار برس تک اپنے ٹیلی و ڈین سیٹ پر اس کو دیکھنا پسند کریں۔ وہ ریکھتے ہیں کہ وہ بہت سارے ایسے مسائل کے بارے میں کچھ جانتے ہی نہیں جن کا صدر کو سامنا ہوتا ہے۔ وہ ایسے شخص کو چاہتے ہیں جس پر انہیں اطمینان ہو، جو ایسے معاملات میں فیصلے کر سکے جن کو جانتے کی کوئی تدبیر بھی دوئیں جانتے۔

ہیک سڑوم: میرے خیال سے ان ووڑوں پر اسی باتوں کا اثر ہو گا کہ انتخابی ہم کے دوران جنگ عراق کی کیا صورت ہوتی ہے۔ ان کے سامنے یا ایک بڑا مسئلہ ہو سکتا ہے یا پھر کوئی اور مسئلہ ہم بن جائے۔

ہیک سڑوم: سارے ذمہ کر یا کہ امیدواروں نے کہا ہے کہ وہ عراقی پالیسی میں تبدیلیاں کریں گے جبکہ فی الوقت پہلکن امیدوار اس بارے میں مختلف رائے رکھتے ہیں کہ آیا وہ اس را عمل کو جاری رکھیں گے جسے صدر بڑی نے تیار کیا ہے یا وہ اس میں کیا تبدیلیاں لائیں گے؟

کوک: میرے خیال سے امریکہ کے صدر دنیا کے سامنے امریکہ کا چہہ پیش کرتے ہیں۔ یا ایک نئے آغاز کا ایک موقع ہے۔

کیا آپ ووڑوں میں سے کوئی یہ قیاس کر سکتے ہیں کہ آیا وہ ووڑوں و دیس گے؟

کوک: دراصل گزشت چھپا آٹھ برس سے ہم دیکھ رہے ہیں کہ کتنی وجہ سے ووٹ دینے والوں کی تعداد بڑھتی چاہی ہے۔ ہم لوگوں کو یہ کہتے ہیں تھے کہ ”کوئی بھی جیتے اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا“، لیکن اب ایسا نہیں سنائی دیتا کیونکہ میرے خیال سے لوگ یہ سمجھ گئے ہیں کہ وہ وہشت گردی کے خلاف جنگ ہو یا غربی کے خلاف جنگ ہو یا طوفان کرنی ہا کا معاملہ ہو اس سے فرق پڑتا ہے کہ امریکہ کا صدر کون ہے۔



دائیں: پر امید
ریپبلکن صدارتی
امیدوار ارکنساس
کے سابق
گورنر مائلک هکبی
نومبر ۲۰۰۷ء
میں اوہیو اسکول
میں ایک ریلی کے
دوران بینڈ کے
ساتھ گitar جاتے
ہوئے۔

کوک: یو ٹوب کی جدت اس سے متینی ہے۔ یہ انتریٹ پر ایک اصری وسیلہ ہے۔ اب ہر انتخابی ہم میں کچھ نو جوان ہوتے ہیں جو کسمرے لے کر اپوزیشن امیدوار کے پیچے پیچھے ہوتے ہیں۔ اس کے بعد کروارکی بات آتی ہے (امریکی) دیکھنا چاہتے ہیں کہ اس غیر محتاط کیفیت میں یہ کون شخص ہے اور ایسے غیر محتاط موقع عام طور سے اس وقت آتے ہیں جب امیدوار اپنے ہم خیال سامنے سے خطاب کرتا ہے۔ چنانچہ یہ صورت حال کہ سارے امیدواروں کی ہر وقت فلم بندی کی جاری ہو اور کسی فروگز اشت کو یو ٹوب پر پیش کر دیا جاتا ہو ایک طرح سے یہی اکٹشاف کرنے والی ہے۔ میں نہیں سمجھتا کہ وہ اس کو اس امیدوار کا واحد پیلو ٹھیکیں گے لیکن یہ انتخابی ہمبوں کا ایک اہم حصہ بن گیا ہے۔ امریکی انتخابات میں عہدہ صدارت کے لیے مقابلے کے نتیجے کا انعام چد بال اثر ریاستوں پر ہو جاتا ہے اور ہم دیکھتے ہیں کہ انہی چھدریاں توں پر بار بار چڑھ رکوز کی جاتی ہے کیونکہ وہی ڈیموکریک یا ریپبلکن کا قیصلہ کرتی ہیں۔ کیا ایسا لگتا ہے کہ اس بار بھی وہی محدودے چھدریاں قیصلہ کرن ہوں گی یا کچھ تی ریاستیں گی؟

کوک: یہی حد تک تو وہی ریاستیں ہوں گی۔ اگر آپ ۲۰۰۰ میں جارج ڈبلیو بوش اور الگور کی اور ۲۰۰۳ میں جارج ڈبلیو بوش اور جان کیری کی انتخابی میں ساتھیوں پر نظر ہمیں تو پورے ملک میں صرف تین ریاستیں ایسی تھیں جہاں پسلے اور دوسرا موقع پر کیفیت مختلف تھی۔ گورنے نیویکسیکو اور آئیوا دونوں ریاستیں جیت لیں گے اس کے نتیجے پھٹاڑ بارگے اور کیری نتیجے پھٹاڑ جیت گے اور نیویکسیکو اور آئیوا گے۔ میرے خیال میں اس بار بھی یہی حد تک وہی ریاستیں ہوں گی، لیکن دیکھنے میں آہا ہے کہ بعض جو بھی مغربی ریاستوں میں ڈیموکریٹ پکھ آگے بڑھ رہے ہیں۔ ہم دیکھ رہے ہیں کہ نو پھٹاڑ جو یہی کٹر پیبلکن نواز ریاست ہوا کرتی تھی، اس کی اس شدت پسندی میں کی آتی جاری ہے اور زیادہ ڈیموکریک ریاست ہوتا جا رہا ہے۔ لیکن اس کے ماتحت ہمیں آپ پکھ دوسرا ریاستوں میں دیکھتے ہیں کہ وہ ڈیموکریک اور ریپبلکن زیادہ ہوتی جاری ہیں۔ جیسے کہ لوزیانا۔ ہم دیست ورجینیا میں وہ تک کا نقش بدلتا دیکھ رہے ہیں جہاں ڈیموکریٹوں کے لیے زیادہ مشکل ہوتی جاری ہے جو کہ محفوظ ڈیموکریک ریاست ہوا کرتی تھی۔

لین (امیدواروں) کی انتخابی ہم کے بحث کا ابھائی معمولی حصہ نہیں اور جو ہم کے لیے رکھا گیا ہے۔

ہیک سڑوم: (انتریٹ) اپنے حامیوں کو مظہر کرنے کے لیے تو بہت خوب ہے، رقم اکٹھا کرنے کے معاملے میں بھی بہت خوب ہے لیکن لوگوں کو راغب اور راضی کرنے کے معاملے میں اچھا نہیں

امریکہ میں منتخب عہدے



اگرچہ امریکہ میں واحد وفاقی حکومت ہے لیکن اس میں حب ذہنی شامل ہیں

• ۵۰ ریاستی حکومتیں

• مقامی حکومتوں کے ۳ لاکھ سے زیادہ منتخب

عہدے (کاؤنٹی، شی اور ناؤن)

• اور تقریباً ۳ لاکھ مخصوص مقاصد کے انتخاب ہیتے کہ اسکوی انتخاب، پانی کے اضلاع۔

• نتیجے کے طور پر امریکی وہ لوگوں کو صرف صدر اور کامگریں (پارلیمنٹ) کے لیے نہیں ووٹ دینا ہوتا

• بلکہ ریاستی اور مقامی حکومت کے ہزاروں کے لیے بھی ووٹ دینا ہوتا ہے جن

• کچھ غیر معمولی حتم کے منتخب عہدے بھی ہیں جیسے میں ریاستی قانون ساز ممبر، ریاستی گورنر اور لیکنٹینٹ

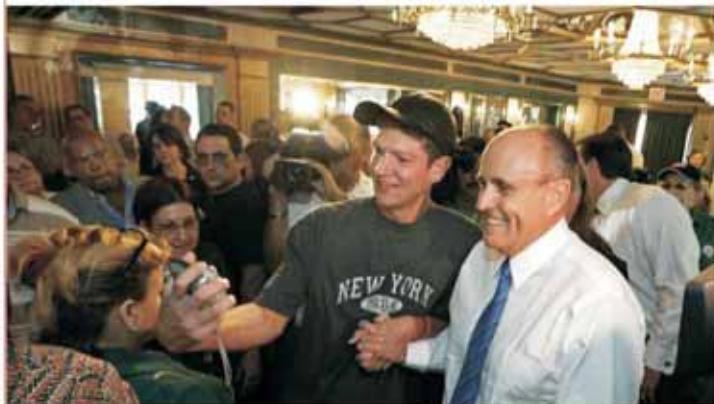
• کمیشنوں کے ممبر اور درختوں کے وارڈن یعنی وہ کوئری ریاستی آئیز، کاؤنٹی کمشنر، ناؤن اور شی میسر،

• افران جو شہری املاک پر مندوش درختوں کو ہٹانے کی آف میں اور اسکو بورڈ، کائچ بورڈ، یا لیٹنی بورڈ

• گمراہی کرتے ہیں۔

دائیں: ایک پر امید ڈیموریٹ
صدراتی امیدوار، سابق سنیٹر
جان ایڈورڈس جولائی ۲۰۰۰ء
میں ناشاوا ٹیوہیپیشائر میں
ہاؤس پارکی کے دوران با اثر
راٹے دھنگان سے محو گئتگو۔

نجیے: نیو یارک کے سابق
میڈ روڈی جولیانی (دائیں)
ایک پر امید ڈیموریٹ
امیدوار، یونیورسٹی طالب علم
ذین شوارٹز (بائیں) کے ساتھ
اکتوبر ۲۰۰۰ء میں میامی،
فلوریڈا کے ایک کیوبیاٹی
ریسٹورنٹ میں تصویر
کہنچوانے کے لئے پوز دیتے
ہوئے۔



قریب بھی نہیں ہوتے۔ لوگوں کے نزدیک کبھی بھی ایسا نہیں رہا کہ رقم کے تعین کے معاملے میں اسے فویت دی جائے۔

ہیگ سڑوم: انتخابات کے معاملے میں اتنے فرق کے متعلق آپ جو بہت ساری باتیں سن رہے ہیں اس کی ایک وجہ یہ ہے کہ انتخابات کا انظام ریاستی حکومت کا دل اسی وقت ہوتا ہے، جب کوئی بڑا مسئلہ درپیش ہو، چنانچہ الگ الگ ریاستوں میں اور الگ الگ کاؤنٹیوں میں آپ انتافق دیکھ رہے ہیں۔

دوسرے (ماضی کی) وہ روایت ہے کہ جنوبی ریاستوں میں افریقی نژاد امریکیوں کو ووٹ دینے کی اجازت نہیں ہے اور کوئی اس نظام کو نہیں اختیار کرنا چاہتا جس میں ووٹ کے حق پر باندھی ہو۔ اتنی شدت پسندی کر کی کو ووٹ دینے ہی سے روک دیا جائے، اس کی خلافت کی جاتی ہے اور یہ ایک بڑا مسئلہ ہے۔ ایک ایسے ملک میں جو آبادی کے اعتبار سے امریکی کی طرح تنواعات کا حامل ہو۔



میشل آشن: ہر آف انٹریشنل انفارمیشن پر گرام کے ایک ملکار ہیں۔
اس مشمول کے متعلق اپنی رائے اس پر لکھئے: editorspan@state.gov

ہیگ سڑوم: مجھے اس ایکشن میں ایسا نظر آ رہا ہے کہ دیہی ووڑوں کے لیے بڑی کمیت ہان ہوگی۔ دیہی امریکہ کو عام طور سے پہلکن علاقہ تصور کیا جاتا ہے لیکن یہ ہمیشہ پہلکن نہیں رہا ہے۔ اور کا گنریں (پارٹی) کے ۲۰۰۶ء کے انتخابی مقابلوں میں ڈیوکریٹوں نے بڑا چھاماٹا ہرہ کیا تھا۔ ریاست ۲۰۰۰ء سے یہ جانے کے لیے کارخوں نے اپنے انتخابات کے انتظامات کیے کہ بہت کافی وقت اور سرمایہ صرف کر رہی ہیں۔ کیا آپ سمجھتے ہیں کہ اس سے ووٹ دینے والے ووڑوں پر کوئی اثر پڑے گا؟

کوک: ۲۰۰۳ء میں ووڑوں کی رائے دہنگی ۲۰۰۰ء کی بہت بہتر تھی۔ گزشتہ دور میانی مدت کے انتخابات میں ووٹ دینے والے ووڑوں کی تعداد بڑھ گئی ہے۔ بطور ایک ملک کے ہم ووڑوں اور انتخابی مغل پر کوئی بہت بڑی رقم نہیں صرف کرتے میجھے کے طور پر ہمارے اس نظام میں بہت سارے قسم کی بہت سے لوگوں کے خیال کے بر عکس اس میں کوئی فریب نہیں ہے۔

اگر امریکی ووٹ شاری اور ایکشن کے بہتر انتظام پر زیادہ سرمایہ صرف کرنا چاہئے تو ہمارا نظام واقعی بہت سی عدمہ ہوتا، لیکن کیا آپ مثال کے طور پر اعلیٰ کاظم کو ظریف امداد کر کے ایسا کرنا چاہئے ہیں؟ صحت عامہ کی قیمت پر؟ یہ ورنہ امداد کی صورت میں ہماری عالی ذمہ درالیوں کی قیمت پر؟ بہت سارے ملکوں کے قوش انتخابات میں بالکل نجیک نجیک ووڑوں کا شارجہ بان میں سے پیش رہتے ہیں۔

مزید معلومات کے لیے:

کوک پولیٹیکل رپورٹ

<http://cockpolitical.com/>

نیشنل جرزل

<http://nationaljournal.com/>

ٹریننس ان امریکن پولک اوپینین

<http://www.pollingreport.com/>

امریکن صدارتی انتخاب یو ٹیوب پر

http://www.youtube.com/results?search_query=u.s.+presidential+election+&search=Search